

تحقیقی مقالہ

میر سید محمد نور بخش<sup>رح</sup>

اور

رسالہ انسان نامہ



محقق: سید بشارت حسین گھگسوی

## میر سید محمد نور بخشؒ اور "رسالہ انسان نامہ"

تحریر: سید بشارت حسین موسوی تھکسوی

### مقدمہ

عرفا و صوفیائے کرام رحمہ اللہ علیہم کی نظر میں کائنات میں موجود تمام چیزیں پروردگار عالم کی ذات و صفات کے مظہر ہیں خصوصاً انسان ان تمام چیزوں میں سے مظہر الہی کا بہترین مصداق ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہی زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ کیا ہر انسان کے اندر یہ لیاقت اور صلاحیت موجود ہے اور کیا ہر انسان اس زمین پر اس اعلیٰ مقام تک رسائی حاصل کر پاتا ہے یا اس کے لئے بھی کچھ شرائط کی رعایت ضروری ہے؟ اس کے جواب میں عرفا و صوفیائے کرام نے تفصیلی کتابیں لکھی ہیں کہ خداوند متعال کی ذات و صفات کے مظہر ہونے کے لئے کونسی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ جیسا کہ انسان روح اور جسم کا مرکب ہے اسی لئے بعض کا خیال ہے کہ ظاہری شناخت اور پہچان انسان کی باطنی کردار تک پہنچنے کا ایک اہم وسیلہ ہے، یہی علم فراست اور قیافہ شناسی کا موضوع ہے۔ اس اہم موضوع پر بہت سارے بزرگوں نے قلم فرسائی کی ہے۔ علمائے اسلام میں سے ابن رشد، ابن سینا، فخر الدین رازی، میر سید علی ہدائی وغیرہ نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں ان میں سے ایک شاہ سید محمد نور بخشؒ ہیں جنہوں نے اس موضوع پر "انسان نامہ" لکھا ہے۔

### میر سید محمد نور بخشؒ کی اجمالی تعارف

سید محمد نور بخشؒ [متولد ۹۵ھ و متوفی ۸۶۹ھ] فقیہ، مجتہد، عارف، صوفی اور شاعر تھے۔ آپ کے والد محترم، امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے مشہد ایران آئے اور قائمین نامی قصبے میں رہائش پذیر ہوئے اور آپ کی ولادت بھی یہاں ہوئی۔<sup>۱</sup> آپ ایک ذہین و فطین اور ایک قابل طالبعلم تھے اسی لئے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ سید محمد نور بخشؒ کی تعلیم و تربیت علامہ ابن فہد حلی اور خواجہ اسحاق خٹلانی کے ہاتھوں ہوئی۔ خواجہ کے ہاتھ پر بیعت کے بعد خواجہ اسحاق نے آپ کو ایک غیبی اشارے کی بنیاد پر "نور بخش" کے لقب سے نوازا اور خود آپ کے مرید بن گئے۔<sup>۲</sup> میر سید محمد نور بخشؒ نے وقت کے بادشاہ میرزا شاہرخ تیموری کے خلاف قیام بھی کیا جس کے سبب کئی بار آپ کو زندانوں میں ڈالا گیا۔ آپ نے مشکلات اور سختیوں کے باوجود تعلیمات محمد و آل محمد کی ترویج و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔

ہرات کے زندان سے رہائی کے بعد شیراز کی طرف گئے وہاں سے بہمان اور بعد میں کردستان جا کر اسلامی حکومت تشکیل دی۔ صاحب مجالس المومنین کے بقول مختصر عرصے تک اس علاقے میں آپ کے نام سے سکد بھی رائج رہا۔<sup>۳</sup> شاہرخ کے حکم پر دوبارہ پابند سلاسل ہوئے پھر کچھ سخت شرائط کے ساتھ آپ کو رہا کر دیا گیا۔<sup>۴</sup> آپ ایران کے دارالحکومت تہران کے ایک نواحی گاؤں سولقان میں وفات پائے اور وہاں آپ کا آستانہ عالیہ

۱۔ صوفی محمد، طبقات نور بخش، در احوال مشائخ نور بخش، ص ۱۵۔ صد قیامو، احوال و آثار سید محمد نور بخش اولی، ص ۲۔

۲۔ شوشتری، مجالس المومنین، ج ۲، ص ۱۴۳ و ۱۴۴۔

۳۔ ایضاً۔

۴۔ جلالی شیبانی، آئینہ جمال، زندگی، آثار، افکار و میراث معنوی سید محمد نور بخش، ص ۱۳ تا ۱۳۔

موجود ہے۔ آپ کے تین بیٹوں سید قاسم فیض بخش، سید جعفر اور سید سعد الحق کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے،<sup>1</sup> ان میں سے شاہ قاسم فیض بخش آپ کے بعد صوفیہ امامیہ نور بخشہ کے منصب پیریت پر فائز ہوئے۔ جبکہ آپ کے شاگردوں میں سے صاحب مفاتیح الاعجاز فی شرح گلشن راز شیخ محمد اسیری لاہیجی، مولانا حسین کوکئی، میر شمس الدین عراقی، شیخ محمد سمرقندی رحمہ اللہ وغیرہ مشہور ہیں۔ تصوف و عرفان نظری کے حوالے سے بھی آپ نے خدمات انجام دیں اور مختلف موضوعات پر کئی کتابیں لکھیں۔ آپ کے علمی آثار میں الفقہ الاحوط، کتاب الاعتقادیہ، معراجیہ، مکارم الاخلاق، نوریہ، انسان نامہ، معاش السالکین، کشف الحقائق، نواید، تلویحات، واردات، اقسام دل، تفسیر آیہ لقاء اللہ، شرح حدیث عماء فی معرفۃ الولی، فی الوحده، اربعین، مکتوبات، عوالم خمسہ، صحیفہ اولیا وغیرہ مشہور ہیں۔ تقریباً آپ کے تمام آثار شائع ہو چکے ہیں اور بعض کتب کے مختلف زبانوں میں ترجمے اور شروحات بھی منظر عام پر آئے ہیں۔

### رسالہ انسان نامہ

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا انسان کی ظاہری شناخت اور پہچان اور اس کے ظاہری و معنوی اثرات کے حوالے سے شاہ سید محمد نور بخش سے پہلے بھی علماء و عرفا نے اس موضوع پر اپنی تصانیف میں بحث کی ہے اور میر سید محمد نور بخش کی موجودہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

### کتاب کی وجہ تصنیف

کتاب کے مقدمے میں مصنف لکھتے ہیں:

«کتابت رسالہ در صورت و صفت انسان، جہت حضرت پادشاہی، بہ موجب اشارت الہی، واجب نمود۔ چون فقیر، بہ نوشتن رسالہ از بھر آن حضرت مامور بود و اسب نامہ ہا و بازنامہ ہا جہت سلاطین و امرا نوشتہ اند، از صفات بہیمی بہ صفات انسانی ترقی نمودہ انسان نامہ نوشتن، مناسب نمود۔ امید آن کہ موجب ترقیات نامتناہی شود.»<sup>2</sup>

ترجمہ: اشارات الہی کی وجہ سے انسان کی صورت اور صفات کے بیان میں جناب بادشاہ کے لئے یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔ یہ فقیر اس رسالے کے لکھنے لئے ان کی طرف سے مامور تھا اور اسب نامے اور باز نامے بادشاہوں کے لئے لکھے گئے ہیں۔ حیوانی صفات سے انسانی صفات کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے میں نے "انسان نامہ" لکھنا مناسب سمجھا۔ امید ہے کہ یہ (رسالہ) جناب کی ترقی و عروج کی وجہ بنے گا۔

### رسالے کے اجمالی مطالب

یہ رسالہ ایک طویل مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے:

مقدمے میں حمد و نعت، انسان اور انسان کامل کا مقام، ختم نبوت کے بعد صاحبان ولایت کی شناخت کے ساتھ انسان کے دو پہلوؤں یعنی ظاہر و باطن کی طرف اشارہ کیا ہے نیز انسان کی شناخت کے لئے تین طریقے کشف و شہود و الہام، علوم علویات یا علم نجوم اور علم قیافہ شناسی یا فراست کو قرار دیا ہے۔

پہلے باب میں انسانی بدن کے ۲۹ اعضا کی وضعیت، کیفیت اور شکل و شمائل کے ساتھ مختلف حالات میں اس کے نتائج پر بات کی ہے۔ میر سید علی ہمدانی کی کتاب سے مدد لیتے ہوئے میر سید محمد نور بخش آنکھ کے مقام اور کردار کو باقی دیگر تمام اعضا سے ضروری سمجھتے ہیں اور اس کی ۳۲ حالتوں کا

<sup>1</sup> - صدقیانو، تحقیق در احوال و آثار سید محمد نور بخش، ص ۴۔

<sup>2</sup> - نور بخش، رسالہ انسان نامہ (رسائل نور بخشہ)، ص ۷۹۔

تذکرہ کیا ہے۔ پہلے باب کے آخر میں آپ نے حکام اور بادشاہوں کے لئے قیافہ شناسی کو واجب قرار دیا ہے کیونکہ ہر ایک انسان کی صلاحیت اور استطاعت کے مطابق اس کو ذمہ داری سونپ دینی چاہیے۔

دوسرے باب میں اولیاء اللہ کا مقام، دل کی اہمیت اور مقام، دل کی دو حالتیں [بیمار اور سالم، اندھا اور دیکھنے والا]، بیمار اور سالم دل کی علامات، دلوں کے مراتب، انسان کامل کے مقام تک پہنچنے کے لئے شرائط بیان کیے ہیں، نیز ولایت کی نشانیوں کا ذکر کرنے کے ساتھ سید علی ہمدانی کے سلسلہ ولایت کو مضبوط ترین سلسلہ اور ان کے سلسلے کو جبل اللہ اور وارث مصطفیٰ قرار دیا ہے، ساتھ حدیث ثقلین بھی نقل کی ہے۔<sup>1</sup>

**قلمی نسخے**

رسالہ انسان نامہ، شاہ سید محمد نور بخش کے ان آثار میں سے ایک ہے جس کے قلمی نسخے دنیا کے اہم کتاب خانوں اور مختلف لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ یہ رسالہ انسان نامہ، رسالہ علم فراست، مراۃ الرجال اور رسالہ علم قیافہ کے نام سے مختلف کتابخانوں کی زینت بنا ہوا ہے۔

۱۔ کتابخانہ مجلس کے نسخے

تہران میں ایرانی اسمبلی کی لائبریری "کتابخانہ مجلس اسلامی ایران" میں مندرجہ ذیل نمبرز کے مطابق سات نسخے موجود ہیں:

۲/۶۲۴، ۴/۱۱۹۳، ۱۳/۱۵۶۱۶، ۵۲/۸۹۷۱، ۴/۱۷۰۹، ۵/۶۶۴۵، ۷/۱۷۰۹، ۹/۳۹۳۹-<sup>2</sup>

۲۔ نسخہ کتابخانہ ملک [۱]

کتابخانہ ملی ملک تہران میں نمبر ۴۲۳/۵ کے تحت "رسالہ در علم قیافہ" کے نام سے نسخہ موجود ہے جو کسی اور کتاب کے حاشیہ پر لکھا گیا ہے۔ یہ نسخہ نامکمل ہے جس کا آخری حصہ موجود نہیں۔ تاریخ کتابت: دسویں صدی ہجری۔<sup>3</sup>

۳۔ نسخہ کتابخانہ ملک [۲]

کتابخانہ ملی ملک تہران میں ایک اور نسخہ نمبر ۴۲۷ کے تحت "انسانہ" کے نام سے موجود ہے۔ یہ امیر کبیر سید علی ہمدانی کے ایک مجموعہ رسائل میں موجود پہلا رسالہ ہے۔ یہ مکمل نسخہ ہے۔

۴۔ نسخہ کتابخانہ گلپگانی

ایران شہر قم میں آیت اللہ گلپگانی کے مدرسے کی لائبریری میں ۲/۶۸۳-۴/۱۵۳ کے تحت ایک مکمل نسخہ "انسان نامہ" کے نام سے موجود ہے۔ کاتب: محمد نعیمی، تاریخ کتابت: ۱۰۳۳ ہجری۔

۵۔ نسخہ کتابخانہ مرعشی

قلمی نسخوں کے حوالے سے ایران کی مشہور لائبریری کتابخانہ آیت اللہ مرعشی قم میں ۵/۱۲۰ کے تحت ایک نسخہ موجود ہے۔ تاریخ کتابت: رجب المرجب ۱۰۷۹ھ۔

۶۔ نسخہ مسجد اعظم

کتابخانہ مسجد اعظم قم میں ۳/۳۱۳ کے تحت "مراۃ الرجال" کے نام سے موجود ہے۔ کاتب: محمد رضا بن محمد حسین نائینی<sup>4</sup>

1. نور بخش، انسان نامہ، (رسائل نور بخش)، ص ۱۰۹ تا ۶۷۔

2. www.ical.ir.

3. malekmuseum.org.

4. blib.ir.

## ۷۔ نسخہ فاضل قاضی

تم ایران میں کتابخانہ فاضل قاضی میں بغیر نمبر کے ایک نسخہ "مرآۃ الرجال فی علم القیافہ" کے نام سے موجود ہے۔<sup>1</sup>

## ۸۔ نسخہ فردوسی مشہد

فردوسی یونیورسٹی مشہد کے شعبہ الہیات و معارف اسلامی میں "رسالہ قیافہ" کے نام سے ایک نسخہ نمبر ۶۹۰ کے تحت محفوظ ہے۔ کاتب شاہ اولیس ابن اسماعیل، تاریخ کتابت: رمضان ۱۰۵۹ ہجری۔

## ۹۔ نسخہ نجم الدولہ

مجلس شوری اسلامی تہران کے کتابخانے میں موجود نمبر ۳۹۳۸۱ کے تحت نسخہ نجم الدولہ کے عنوان سے موجود ایک نسخہ ہے جس کی مائیکرو فلم تہران یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں نمبر ۱۹/۱۲۷ کے تحت موجود ہے۔<sup>2</sup>

## ۱۰۔ نسخہ لالا اسماعیل

ترکی میں کتابخانہ لالا اسماعیل میں نمبر ۱۵ کے تحت انسان نامہ کا ایک نسخہ موجود ہے۔

## ۱۲۔ نسخہ احیائے اسلامی

کتابخانہ مرکز احیائے اسلامی قم میں ایک عکسی نسخہ نمبر ۹۶۴/۷ موجود ہے۔ یہ برٹش میوزیم میں موجود سید علی ہمدانی کے رسائل کے مجموعے کی مائیکرو فیلم ہے۔

## ۱۲۔ نسخہ پیر نور بخششہ

سلسلہ ذہب کے پیر حاضر حضرت سید محمد شاہ نورانی مدظلہ کے پاس ایک کامل نسخہ تھا مگر ناعاقبت اندیشوں کی جانب سے ان کی لائبریری کو جلانے جانے کے بعد وہ نسخہ اب مفقود ہو چکا ہے مگر اس نسخے کی کاپی موجود ہے۔

## ۱۳۔ نسخہ غروبچنگ خیلو

مولانا حسن کے بقول مولانا علی غروبچنگ خیلو کی ملکیت میں انسان نامہ کا ایک نسخہ شاہ سید محمد نور بخشش کے دیگر رسائل کے ساتھ ایک مجموعے میں شامل ہے۔<sup>3</sup>

## ۱۴۔ نسخہ حسنو

مولانا غلام حسن حسنو [خیلو] کے بقول ان کی ذاتی لائبریری میں ایک نسخہ موجود ہے۔

## مطبوعہ نسخے

۱۔ اس کتاب کا متن پہلی بار ۱۹۹۵ء جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نور بخششہ کراچی کے زیر اہتمام پروفیسر سید حسن شاہ شگری کے اردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوا۔

۲۔ ۲۰۰۵ء میں مولانا غلام حسن حسنو نے اس کا اردو ترجمہ، فارسی متن کے ساتھ ہارون بک ڈپو اینڈ اسپورٹس خیلو سے شائع کیا۔

<sup>1</sup> maryamsedighi.blogfa.com.

<sup>2</sup> - جلالی شیبانی، رسائل نور بخششہ، مقدمہ، ص ۳۹۔

<sup>3</sup> - حسنو، مقدمہ رسالہ انسان نامہ اردو۔

۳۔ اس کا فارسی متن ۱۳۹۷ ش بمطابق ۲۰۱۸ء میں ڈاکٹر جمشید جلالی شیبانی نے انتشارات حقیقت تہران سے "رسائل نور بخشہ" کے مجموعے میں شائع کیا۔

نوٹ: ڈاکٹر جعفر صدقیانو نے ۱۹۷۲ء میں شاہ سید محمد نور بخش کی حالات زندگی کے ساتھ ان کے کچھ آثار کو شائع کیا تھا مگر یاد رہے اس مجموعہ میں رسالہ انسان نامہ شامل نہیں تھا۔

### قلمی نسخوں میں اختلاف

کسی بھی کتاب کے جب متعدد قلمی نسخے موجود ہوں تو اس کے متن میں بعض جگہوں پر اختلاف پایا جانا ایک فطری بات ہے کیونکہ خود مصنف یا مولف کے ہاتھ سے لکھا ہوا نسخہ جب موجود نہ ہو تو کتابوں کی کتابت میں کبھی رسم الخط، کبھی اعراب اور کبھی بعض کلمات کا اختلاف ہر نسخے میں موجود ہوتا ہے۔ جب مصحح اور محقق ان کتب و رسائل کی تصحیح [ایڈیت] کرتا ہے تو حاشیے میں ان اختلافات کا ذکر کرتا ہے۔ رسالہ انسان نامہ کے قلمی نسخے بھی اس اختلاف سے خالی نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا کہ اس رسالہ کا شمار ان کتب و رسائل میں ہوتا ہے جس کے قلمی نسخے کافی تعداد میں موجود ہیں۔ اسی وجہ سے بعض نسخوں میں معمولی نوعیت کا فرق موجود ہے جبکہ بعض میں پوری عبارتیں فرق رکھتی ہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا اس کتاب کے تین اہم حصے ہیں ان میں سے پہلے دو حصے انسان کی سیرت و صورت سے متعلق ہیں جبکہ آخری حصہ ولایت، اولیائے کرام کے مقامات اور سلسلے سے مربوط ہے۔

### ناقص نسخے

اس رسالے کے متعدد قلمی نسخے صرف انسان کی صورت اور قیافہ شناسی سے مربوط پہلے دو حصوں پر مشتمل ہیں اور ان نسخوں میں آخری حصہ موجود ہی نہیں ہے۔ جن نسخوں کو میں نے دیکھا اور اوپر ان کا ذکر کیا ہے ان میں سے کتابخانہ مجلس کے مندرجہ ذیل نمبرز کے نسخے: ۱۷۶۰۹/۷، ۱۵۶۱۶/۱۳، ۱۱۹۳، ۶۶۲۵/۴، کتابخانہ ملک نسخہ نمبر ۴۲۷۳/۵، کتابخانہ مسجد اعظم نسخہ نمبر ۳۱۳۸/۳، کتابخانہ مرعشی قم میں موجود نسخہ نمبر ۱۱۲۰۷۵/۹ اور کتابخانہ فاضل قاضی والے نسخے میں صرف پہلے دو حصے موجود ہیں جبکہ آخری ولایت سے مربوط بحث موجود ہی نہیں ہے۔

اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ کتابوں نے چونکہ صرف صورت کے حوالے سے مطالب کو لکھنے تھے اس لئے صرف وہی حصہ اپنے مجموعوں میں نقل کیے ہوں اسی وجہ سے ان مجموعوں میں یہ "انسان نامہ" کے نام سے نہیں ہے بلکہ "رسالہ در علم فراست، مراۃ الرجال، رسالہ علم قیافہ" وغیرہ کے نام سے ہے۔

جبکہ باقی قلمی نسخے مکمل ہیں لیکن ان میں بھی الفاظ اور کلمات کے اختلاف بھرپور طریقے سے پایا جاتا ہے۔

### انسان نامہ کے نسخوں میں ایک اہم اختلاف

نسخوں میں الفاظ اور کلمات کے معمولی نوعیت کے اختلاف ایک عام سی بات ہے مگر جب ان نسخوں میں ایسا کوئی فرق سامنے آجائے جس سے مصنف یا مولف کا نظریہ اور عقیدہ مربوط ہو تو یہ قابل تحقیق بات ہے۔ رسالہ انسان نامہ میں بھی یہی مسئلہ موجود ہے اور اسی بنا پر بعض لوگ ان کے عقائد اور نظریات کے حوالے سے مختلف آراء رکھتے ہیں لہذا زیر نظر مقالے میں ہم اس نکتے کی تحقیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس رسالے کے دوسرے باب میں شاہ سید محمد نور بخش نے اکابر انبیاء اور کامل اولیاء کے ذکر کے ساتھ بعض ہستیوں کے نام بھی لئے ہیں۔ بعض نسخوں کے مطابق مکمل اولیاء کی مثال دیتے وقت صرف حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کا نام موجود ہے جبکہ بعض نسخوں میں حضرت علیؑ کے نام سے پہلے خلفائے ثلاثہ [حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم] کے القاب [صدیق، فاروق، ذی النورین] موجود ہیں۔ یہاں پر ہم پہلے دونوں اقسام کے نسخوں کا تعارف پیش کرتے ہیں:

## وہ نسخے جن میں خلفائے ثلاثہ کے نام موجود ہیں :

مندرجہ ذیل نسخوں میں مکمل اولیا کی فہرست میں خلفائے ثلاثہ [حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان] کے نام [القاب] موجود ہیں :

۱۔ نسخہ حسنو: مولانا غلام حسن حسنو کے مطابق ان کے پاس ایک قلمی نسخہ موجود ہے جس میں مکمل اولیا کی فہرست میں خلفائے ثلاثہ کے نام موجود ہیں۔

۲۔ نسخہ غروبچنگ: مولانا حسنو کے بقول یہ ایک ناقص نسخہ ہے جس کے آخری صفحات نہیں ہیں اور اس نسخے میں بھی خلفائے ثلاثہ کے نام موجود ہیں۔

۳۔ نسخہ بلوشہ فرانس: حسنو صاحب کے مطابق اس نسخے میں بھی خلفاء کے نام موجود ہیں۔

۴۔ نسخہ آکسفورڈ لندن: حسنو صاحب ہی کے بقول اس میں بھی نام موجود ہیں۔<sup>1</sup>

۵۔ نسخہ مجلس: کتابخانہ مجلس تہران کے نسخہ نمبر ۶۳/۲ میں خلفائے ثلاثہ کے نام موجود ہیں۔

۶۔ نسخہ لالہ اسماعیل: کتابخانہ لالہ اسماعیل ترکی میں موجود نسخہ نمبر ۱۵ میں بھی خلفائے ثلاثہ کے نام موجود ہیں۔

۷۔ نسخہ مرکز احیاء: کتابخانہ احیائے مرکز اسلامی قم میں ایک عکسی نسخہ نمبر ۹۶۴/۷ سید علی ہمدانی کے مجموعہ رسائل میں موجود ہے، اس میں بھی خلفائے ثلاثہ کے نام موجود ہیں۔

[کتابخانہ مجلس اور لالہ اسماعیل اور احیائے اسلامی والے نسخے کے علاوہ مندرجہ بالا کوئی بھی نسخہ راقم نہیں دیکھا ہے بلکہ مولانا حسنو صاحب کی بات پر اعتماد کیا ہے]

## وہ نسخے جن میں خلفائے ثلاثہ کے نام موجود نہیں ہیں :

مندرجہ ذیل قلمی نسخوں میں مکمل اولیا میں صرف حضرت علی علیہ السلام کا نام موجود ہے باقی کسی کا نام یا لقب موجود نہیں:

۱۔ نسخہ مجلس [۱]: کتابخانہ مجلس تہران کے نسخہ نمبر ۱۰۳۲/۷ میں صرف "چون علی مرتضیٰ علیہ السلام" ہے، کسی اور کا نام نہیں۔

۲۔ نسخہ مجلس [۲]: کتابخانہ مجلس تہران کے نسخہ نمبر ۳۹۳۹/۹ میں صرف "جناب علی" ہے بعد میں کسی نے بعد قلم سے "صدیق اکبر و فاروق اعظم" لکھا ہے۔

۳۔ نسخہ ملک: کتابخانہ ملی ملک تہران کے نسخہ نمبر ۴۲۷۴ میں "چون مرتضیٰ" ہے۔ کسی اور کا نام موجود نہیں۔

۴۔ نسخہ گلپگانی: کتابخانہ گلپگانی قم میں موجود نسخہ نمبر ۶۸۳/۲-۱۵۳/۴ میں "چون حضرت مرتضیٰ علیہ السلام" ہے کسی اور کا نام نہیں۔

۵۔ نسخہ فردوسی: فردوسی یونیورسٹی شعبہ الہیات کے کتابخانہ میں موجود نسخہ نمبر ۶۹۰ میں "چون امیر المومنین علی بن ابی طالب و خلفائے اسلام" ہے کسی اور کا نام نہیں۔

۶۔ نسخہ نجم الدولہ: مجلس شوری اسلامی تہران کے کتابخانے میں موجود نمبر ۳۹۴۸۱ کے تحت نسخہ نجم الدولہ کے عنوان سے موجود ایک نسخہ ہے جس کی مائیکرو فلم تہران یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں نمبر ۱۹/۱۲ کے تحت موجود نسخہ میں صرف "حضرت شاہ مردان مرتضیٰ علی علیہ السلام" ہے کسی اور کا نام نہیں۔

<sup>1</sup> - حسنو، حاشیہ انسان نامہ، فارسی۔

۷۔ نسخہ پیر طریقت: پیر طریقت صوفیہ امامیہ نور بخشیدہ سید محمد شاہ نورانی مدظلہ کی ملکیت والے نسخے میں "چون حضرت مرتضیٰ علی" ہے۔ کسی اور کا نام نہیں۔

[مندرجہ بالا تمام نسخوں کو راقم نے دیکھا ہے اور سب کی کاپیاں موجود ہیں]

**وہ نسخے جن میں کسی کا بھی نام نہیں:**

تحقیق کے دوران تین ایسے قلمی نسخے ملے ہیں جن میں یہ بحث تو موجود ہے مگر "کمل اولیا" کے فہرست بھی کسی کا بھی نام نہیں بلکہ صرف "کمل اولیا۔" لکھا ہوا ہے:

۱۔ مجلس اسلامی تہران کی لائبریری میں موجود نسخہ نمبر ۵۲/۵۲۸۹۷۱ میں کسی کا نام نہیں۔

۲۔ مجلس اسلامی تہران کی لائبریری میں ہی موجود نسخہ نمبر ۷۶۰۹/۷۱ میں یہ دو سطروں پر مشتمل عبارت ہی نہیں ہے۔

۳۔ تہران یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں موجود نسخہ نمبر ۷۹۰۲/۹۷۱ میں بھی کمل اولیا کے بعد کسی نام نہیں۔

**[مندرجہ بالا تینوں اقسام کے بعض نسخوں کی بعض تصاویر مقالے کے آخر میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔]**

نوٹ: ڈاکٹر جمشید جلالی نے اپنی پی ایچ ڈی تھیسس میں جب انسان نامہ کی تصحیح کا کام انجام دیا تو انہوں نے کتابخانہ مجلس تہران کے نسخہ نمبر ۷۶۳/۲ کو متن قرار دیا تھا چونکہ اس نسخے میں خلفائے ثلاثہ کے نام موجود تھے تو انہوں نے متن میں لکھ دیا ہے لیکن حاشیے میں ان نسخوں کا بھی ذکر کیا ہے جن میں ان کے نام موجود نہیں۔

### ایک اہم نکتہ

ان تمام نسخوں میں پائے جانے والے فرق سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ رسالہ انسان نامہ کے قلمی نسخوں میں تحریف ہوئی ہے۔ یہ دو حالتوں سے خارج نہیں: یا خلفائے ثلاثہ کے نام موجود تھے جن کو بعض نسخوں سے نکالا گیا ہے یا ان کے نام موجود ہی نہیں تھے کاتبوں نے ان کے نام بعد میں شامل کیے ہیں۔ چونکہ خود شاہ سید محمد نور بخش کے دست مبارک سے لکھا ہوا نسخہ ہمارے پاس موجود نہیں تو اس معمر کو حل کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی راستہ میر سید محمد نور بخش کی اپنی تعلیمات ہیں، یعنی ہمیں ان کے دیگر آثار کی طرف رجوع کرنا ہو گا کہ آیا انہوں نے اسی انسان نامہ اور دیگر کتابوں میں کمل اولیا [کامل اولیاء] کی فہرست میں کن ہستیوں کے نام لیے ہیں؟ کیا انہوں نے باقی جگہوں پر کمل اولیاء کے زمرے میں خلفائے ثلاثہ کے نام شامل کیے ہیں یا نہیں؟ ذیل میں ہم شاہ سید محمد نور بخش قدس سرہ کی تعلیمات کے کچھ اقتباسات پیش کریں گے کہ انہوں نے اس فہرست میں کن ہستیوں کا نام لیا ہے:

### انسان نامہ

اسی رسالہ "انسان نامہ" میں ہی خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کر کے ان کی فضیلتوں کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد آنحضرتؐ کی معرفت کے حوالے سے شاہ سید محمد نور بخش فرماتے ہیں:

«ولیکن این طور معرفت جز اکابر انبیا و کمل اولیا کسی را میسر نشود، کہ مگر او کامل باشد، و ہر کس را میسر نشود مگر مکاشفان دوربین و واصلان از اولیا عارفان علم الیقین را، تا شناسای بشر مقرب، از مقربان درگاہ یا سالکی از سالکان راہ گردد۔ ہم ولی را ولی تواند دید مصطفیٰ را علی تواند دید<sup>۱</sup>»

<sup>1</sup>۔ نور بخش، انسان نامہ، [رسائل نور بخشیدہ]، ص ۳۷۔



ترجمہ: لیکن اس قسم کی معرفت اکابر انبیاء اور اولیائے کامل کے سوا کسی کو میسر نہیں ہو سکتی۔ یہ معرفت ہر کسی کو میسر نہیں ہو سکتی مگر یہ کہ وہ کشف والے ہوں یا علم الیقین کے ساتھ عارف اولیاء کے ساتھ وصل ہو چکے ہوں تاکہ درگاہ حق کے مقربین میں سے کسی مقرب یا راہ حق کے سالکوں میں سے کسی سالک کو شناخت کر سکے۔ ولی [کے مقام و مرتبے کو] ولی ہی جان سکتا ہے جس طرح [حضرت] محمد [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کو [حضرت] علی [علیہ السلام] ہی جان سکتے ہیں۔

میر سید محمد نور بخش نے یہاں فرمایا کہ پیغمبر کی معرفت انبیا اور کامل اولیا کے علاوہ کسی کو نہیں ہو سکتی اور شعر میں فرمایا کہ وہ کامل اولیا جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت رکھتے ہیں وہ علی علیہ السلام ہیں۔ اگر شاہ سید کے نزدیک کامل اولیاء کوئی اور بھی ہوتا تو یقیناً ان کو بھی بعنوان مثال پیش کرتے۔

### رسالہ معراجیہ

شاہ سید محمد نور بخش قدس سرہ واقعہ معراج کی حقیقت کے حوالے سے تفصیلی بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

«...احوال این طایفہ ہمین طایفہ شناسد و اجمال احوال اولیا را جز نفوس زاکیه و قلوب صافیہ اولیا برنتابند لا یحمل عطایاہم الا مطایاہم و اقوال اکابر انبیا جز کمل اولیا در نیابند .  
ہم ولی را ولی تواند دید مصطفی را علی تواند دید  
چون ولی را ہم ولی دانست و دید زان خدا را جز خدا ہرگز ندید»<sup>۱</sup>

ترجمہ: اس طائفہ [گروہ] کے احوال کو وہی گروہ ہی سمجھ سکتا ہے اور اولیا کے احوال کو صرف پاک نفوس اور صاف دل والے ہی پاسکتے ہیں اور اکابر انبیاء کے اقوال کو کامل اولیا کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ ولی [کے مقام و مرتبے کو] ولی ہی جان سکتا ہے جس طرح [حضرت] محمد [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کو [حضرت] علی [علیہ السلام] ہی جان سکتے ہیں۔ جس طرح ولی کو ولی ہی بہتر دیکھ اور سمجھ سکتا ہے اسی طرح خدا کو خدا کے علاوہ نہیں دیکھا جاسکتا۔

اس عبارت میں بھی کمل اولیا کی مثال میں صرف حضرت علی علیہ السلام کا نام لیا گیا ہے۔

شاہ سید محمد نور بخش قدس سرہ نے اپنے آثار میں یہ شعر مزید دو اور مقامات پر بھی نقل کیا ہے۔<sup>۲</sup>

### رسالہ تلویحات

میر سید محمد نور بخش شہادت کی بحث میں فرماتے ہیں:

«به اجماع مجموع اکابر طریقت از کمل اقطاب و افراد و ابرار و غیرہم، سلطان اولیا حضرت مرتضی است به سعادت شہادت پیوست و امام الثقلین حضرت امام حسین به شمشیر شمر لعین به فرادیس وصول رفع اللہ درجاتہم»<sup>۳</sup>

<sup>۱</sup> - نور بخش، معراجیہ، [رسائل نور بخش]، اردو ترجمہ، ص ۲۸، ۵۱۔

<sup>۲</sup> - ایضاً، مکارم الاخلاق، اردو ترجمہ، ص ۳۱، ایضاً، تلویحات، [رسائل نور بخش]، ص ۲۵۲۔

<sup>۳</sup> - نور بخش، تلویحات [رسائل نور بخش]، ص ۲۵۴۔

ترجمہ: طریقت کے اکابرین کے مجموعی اجماع کے مطابق کامل اقطاب، افراد، ابرار وغیرہ میں سے سلطان اولیا [ولیوں کے شہنشاہ] حضرت مرتضیٰ [علیہ السلام] کو شہادت کی سعادت حاصل ہوئی اور ثقلین [جن و انس] کے امام حضرت امام حسین [علیہ السلام] ملعون شمر کے خنجر سے شہید ہوئے، خدا ان کے درجات کو بلند کرے۔

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ طریقت کے تمام اکابرین کے اجماع کے مطابق کمل اولیا میں سے شہید ہونے والے صرف حضرت علی علیہ السلام اور ان کی اولاد ہیں۔ اگر شاہ سید محمد نور بخش کی نظر میں کمل اولیاء میں خلفائے ثلاثہ موجود ہوتے تو یہاں آپ حضرت عثمان کا نام بھی ضرور لیتے۔

### رسالہ اعتقادیہ

شاہ سید محمد نور بخش قدس سرہ اولیائے الہی پر اعتقاد رکھنے کو واجب قرار دینے کے بعد اسی بحث میں مزید فرماتے ہیں:

«وَيَجِبُ أَنْ تَعْتَقِدَ أَنَّ الْأَوْلِيَاءَ وَرَثَةَ الْأَنْبِيَاءِ لَأَنَّهُمُ الْعَالَمُونَ الْعَامِلُونَ وَالْعُلَمَاءُ الرَّبَّانِيُّونَ وَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ O تِلْكَ الْكَمَلُ وَهُوَ فِي أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِ مِائَةِ أَلْفٍ وَالْعَالَمُ لَا يَخْلُو مِنْ بَرَكَاتِهِمْ طُرْفَةٌ عَيْنٍ لَمَّا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "لَوْلَا الْبَرَارُ لَهَكَ الْفُجَارُ" O وَأَدْمَهُمْ عَلَى وَخَاتَمِهِمْ مَهْدِيٌّ وَيَجِبُ الْإِيمَانُ بِالْأَوْلِيَاءِ فِي الطَّرِيقَةِ كَمَا يَجِبُ الْإِيمَانُ بِالْأَنْبِيَاءِ فِي الشَّرِيعَةِ»<sup>1</sup>

ترجمہ: اس بات پر اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ اولیاء، انبیاء کے وارث ہیں کیونکہ وہ صاحبان علم، عمل اور خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے کام کرنے والے علماء ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان "علما انبیاء کے وارث ہیں" سے مراد یہی کمل اولیا [کام اولیاء] ہیں۔ امت محمدی میں ان کی تعداد تین لاکھ سے زیادہ ہے اور یہ عالم ان کی برکتوں سے لمحہ بھر خالی نہیں رہتا۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر نیک لوگ نہ ہوں تو برے لوگ ہلاک ہو جاتے۔ ان اولیاء کا آدم [ابتدا] علی علیہ السلام اور خاتم [انتہا] مہدی علیہ السلام ہیں۔ طریقت میں اولیاء پر اعتقاد رکھنا واجب ہے جس طرح شریعت میں انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

یہاں پر شاہ سید محمد نور بخش قدس سرہ نے واضح طور پر کمل اولیاء کا ایک معیار قرار دیا کہ ان کی ابتدا علی علیہ السلام سے ہوگی اور انتہا امام زمان محمد مہدی علیہ السلام پر ہوگی۔ یہاں بھی کمل اولیا کی فہرست میں شاہ سید نے خلفائے ثلاثہ کے نام نہیں لیے۔

### الفقہ الاحوط

میر سید محمد نور بخش قدس سرہ جمعہ کے امام کی عمومی شرائط بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

«وَلَوْ كَانَ مَعَ هَذِهِ وَلِيًّا مُرْشِدًا كَامِلًا مُكْمِلًا مُتَبَحِّرًا فِي عُلُومِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ جَامِعًا لَشُعْبِ الْوَلَايَةِ كَالْأَطْوَارِ الْقَلْبِيَّةِ وَالْأَنْوَارِ الْغَيْبِيَّةِ وَالْمُكْشَفَاتِ الْمَلَكُوتِيَّةِ وَالْمُشَاهِدَاتِ الْجَبَرُوتِيَّةِ وَالتَّجَلِّيَّاتِ اللَّاهُوتِيَّةِ فَإِنِ ابْنُ اللَّهِ بَاقِيًا بِاللَّهِ مَظْهَرًا لِجَمِيعِ صِفَاتِهِ وَأَسْمَائِهِ كَأَدَمٍ أَوْلِيَائِهِ كَانَ نُورًا عَلَى نُورٍ»<sup>2</sup>

<sup>1</sup> - نور بخش، کتاب الاعتقادیہ، ترجمہ اردو، ص ۵۷۔

<sup>2</sup> - نور بخش، الفقہ الاحوط، اردو ترجمہ، باب الصلوٰۃ، ص ۷۳۔

ترجمہ: اگر وہ ان صفات کے ساتھ ولی مرشد ہو، کامل اور مکمل کرنے والا ہو، شریعت و طریقت اور حقیقت کے علوم میں مہارت رکھتا ہو۔ ولایت کے تمام شعبوں کا مجموعہ ہو، مثلاً دل کے سات اطوار اور غیبی انوار، عالم ملکوت کے مکاشفات، عالم جبروت کے مشاہدات، عالم لاہوت کی تجلیات کا حامل ہو، فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہو۔ جیسے آدم اولیاء کی طرح تمام اسماء و صفات کا مظہر ہو تو نور ہی نور ہوگا۔

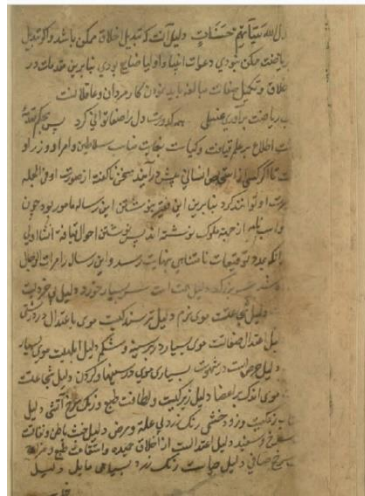
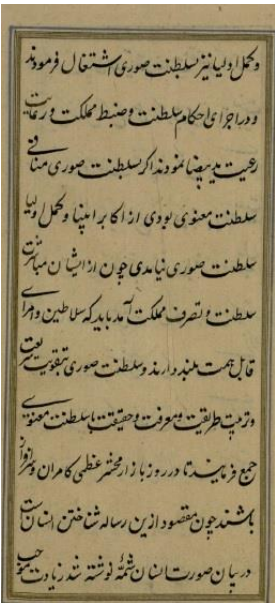
باقی صوفیاء و عرفا کی طرح شاہ سید محمد نور بخش نے بھی آدم اولیا کا لقب صرف حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال کیا ہے۔<sup>1</sup> تو اس عبارت سے بھی واضح ہوتا ہے کہ شاہ سید محمد نور بخش کی نظر میں کامل ولی جسے اصطلاح میں "کمل اولیا" کہا جاتا ہے وہ علی علیہ السلام ہی ہیں، اگر ان کی نظر میں خلفائے ثلاثہ بھی ہوتے تو آپ یقیناً ان کی بھی مثال ضرور دیتے۔

[نوٹ: یہاں پر ہم نے طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے شاہ سید محمد نور بخش کے آثار سے صرف چند اقتباسات بعنوان مثال پیش کیے ہیں ورنہ اس طرح کی مزید مثالیں آپ کی کتابوں میں موجود ہیں]

### نتیجہ

مندرجہ بالا قلمی نسخوں کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ قلمی نسخوں میں تحریف ہوئی ہے اور یہ بات دو صورتوں سے خالی نہیں: یا تو خلفائے ثلاثہ کے نام موجود تھے جو بعد میں نکالے گئے یا موجود ہی نہیں تھے جو بعض نسخوں میں شامل کیے گئے۔ میر سید محمد نور بخش کے باقی آثار کے مطالعے کے بعد بعض اقتباسات ہم نے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ رسالہ انسان نامہ میں کمل اولیا کی فہرست میں خلفائے ثلاثہ کے نام موجود نہیں تھے بلکہ کاتبوں نے اپنے نظریات و عقائد کے مطابق ان میں شامل کیے ہیں کیونکہ شاہ سید محمد نور بخش نے اپنی دیگر کتب میں جہاں کہیں بھی کمل اولیا کا ذکر کیا ہے وہاں صرف آدم الاولیا حضرت علی علیہ السلام کا نام لیا ہے باقی کسی دوسرے کا نام نہیں لیا۔ اس کے علاوہ شاہ سید محمد نور بخش نے اپنی کسی بھی کتاب میں کہیں پر بھی خلفائے ثلاثہ کا ذکر تک نہیں کیا ہے اگر وہ ان کو کمل اولیا مانتے یا ان کی اقتدا کو واجب سمجھتے تو امامت، ولایت اور دیگر اہم امور میں ان کے نام لے کر ان کی پیروی کرنے کا ضرور حکم دیتے۔

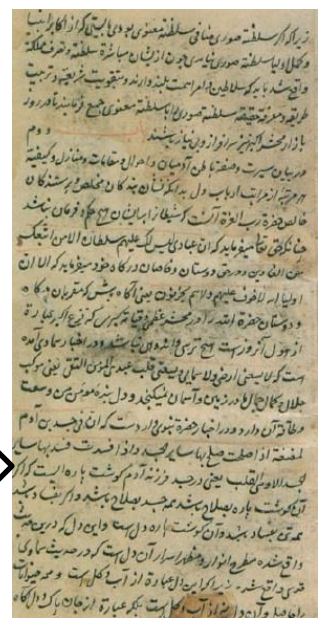
وہ نسخے جن میں کمل اولیا کی فہرست میں کسی کا بھی نام نہیں



کتابخانہ  
مجلس  
موجود  
نسخہ  
نمبر  
۱۷۰۶/۷

کتابخانہ مجلس  
موجود  
نسخہ  
نمبر  
۵۲۸۹۱/۵۲

تہران یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود نسخہ نمبر ۷۹۰۲/۹



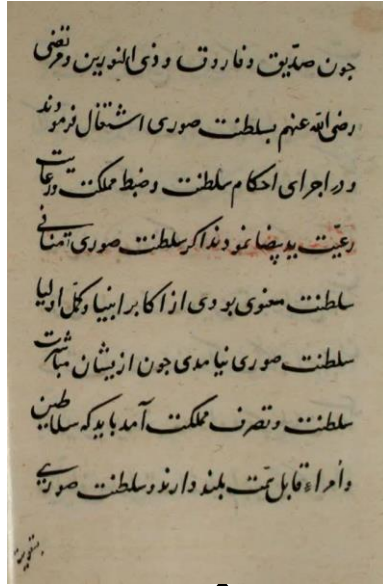
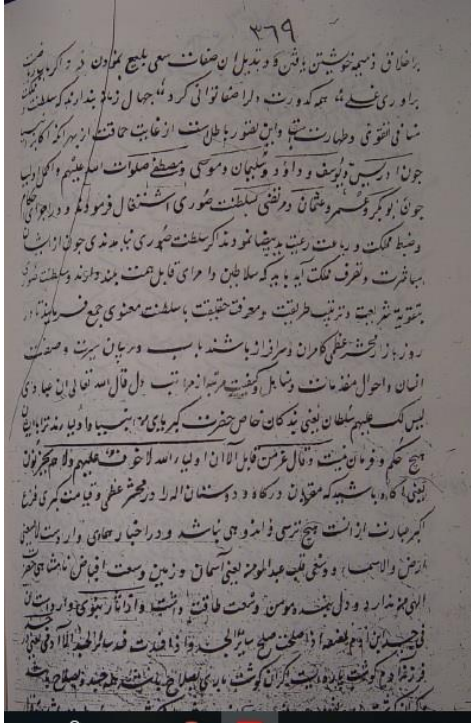
<sup>1</sup> - نور بخش معاش السالکین [رسائل نور بخشید]، ص ۲۰۵۔



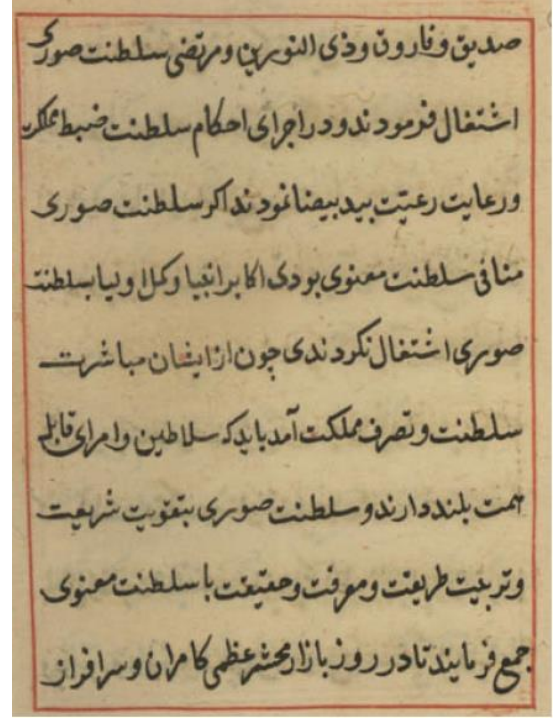
برئش میوزیم میں موجود نسخہ جس کی مایکرو فیلیم  
کتابخانہ مرکز میراث احیای اسلامی قم میں ہے

کتابخانہ مجلد تہران میں موجود نسخہ نمبر ۴۷۳۱۲

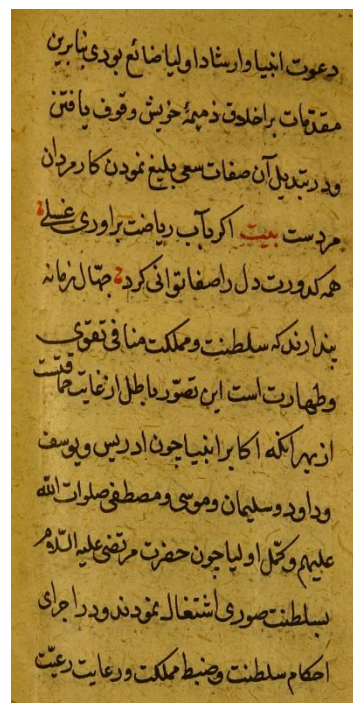
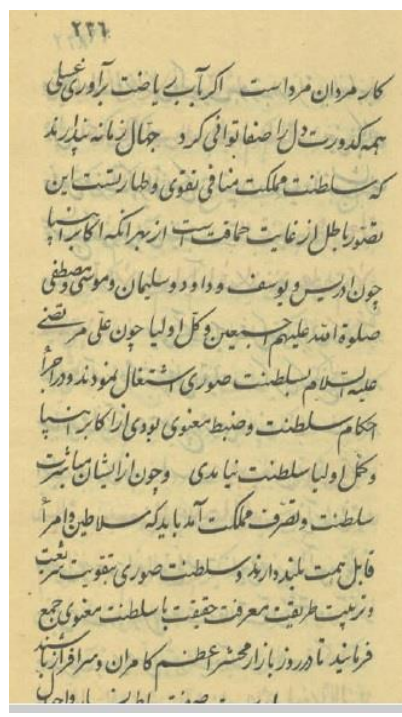
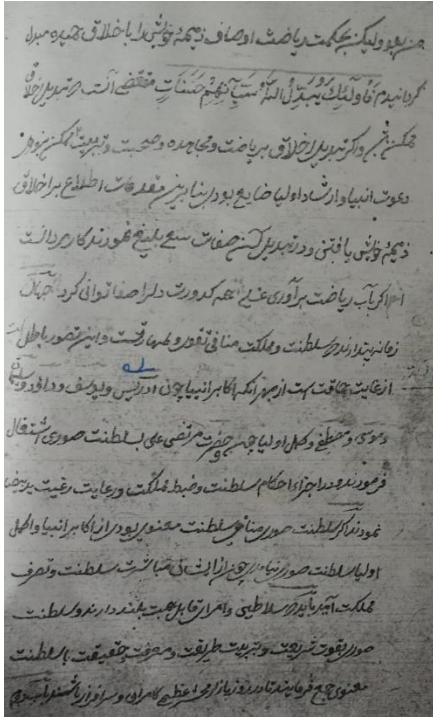
وہ نسخے جن میں خلفائے ثلاثہ کے نام موجود ہیں :



کتابخانہ اسماعیل اللاترکی میں موجود نسخہ نمبر ۱۵



وہ نسخے جن میں خلفائے ثلاثہ کے نام موجود نہیں بلکہ صرف حضرت علی علیہ السلام کا نام ہے :



کتابخانہ ملی ملک، نسخہ نمبر ۴۷۳۱۲

کتابخانہ گلپگانی، نسخہ نمبر ۶۸۳/۲-۴/۱۵۳، کتابخانہ مجلس تہران، نسخہ نمبر ۱۰۳۲۷/۷، نسخہ پیر طریقت سید محمد شاہ نورانی مدظلہ

## مصادر و مآخذ

1. جلالی شیبانی، جمشید، آئینہ جمال، زندگی، آثار و میراث معنوی سید محمد نور بخش، انتشارات مولیٰ تہران، ۱۴۲۲ھ۔
2. شوشتری، قاضی نور اللہ، مجالس المؤمنین، انتشارات اسلامیہ تہران، چاپ اول، ۱۳۷۷ش۔
3. صدقیانو، ڈاکٹر جعفر، احوال و آثار سید محمد نور بخش اولیٰ قہستانی، ۱۹۷۲ء۔
4. صوفی، محمد بن محمد، طبقات نوریہ در احوال مشائخ نور بخش، ترجمہ: محمد سلیمان گیلانی، باہتمام: خالد گہر جاکہی، لاہور: مکتبہ قدوسیہ کشمیری بازار لاہور، ۱۹۶۹ء۔
5. نور بخش، سید محمد، معاش السالکین، (رسائل نور بخش)، تصحیح و توضیحات، جمشید جلالی شیبانی، انتشارات حقیقت تہران، ۱۳۹۷ش۔
6. نور بخش، سید محمد، الفقہ الاحوط، ترجمہ: اعجاز حسین غریبی، انجمن صوفیہ امامیہ نور بخش رجسٹرڈ کرلیں بلتستان، ۲۰۱۷۔
7. نور بخش، سید محمد، رسالہ انسان نامہ (رسائل نور بخش)، تصحیح و توضیحات، جمشید جلالی شیبانی، انتشارات حقیقت تہران، ۱۳۹۷ش۔
8. نور بخش، سید محمد، رسالہ انسان نامہ، مترجم: غلام حسن حسنو، ہارون بک ڈپو اینڈ سپورٹس سنٹر خیلو، ۲۰۰۵ء۔
9. نور بخش، سید محمد، رسالہ انسان نامہ، مترجم: سید حسن شاہ شگری، جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نور بخش کراچی، ۱۹۹۵ء۔
10. نور بخش، سید محمد، معراجیہ، [رسائل نور بخش]، اردو ترجمہ: سید بشارت حسین ٹھگسوی، مجلس علمائے صوفیہ امامیہ نور بخش پاکستان، ۲۰۱۸ء۔
11. نور بخش، سید محمد، کتاب الاعتقادیہ، اردو ترجمہ: علامہ سید علی الموسوی خیلوی، انجمن فلاح و بہبودی نور بخشی بلتستان رجسٹرڈ کراچی، ۲۰۱۹ء۔
12. نور بخش، سید محمد، تلویحات، (رسائل نور بخش)، تصحیح و توضیحات، جمشید جلالی شیبانی، انتشارات حقیقت تہران، ۱۳۹۷ش۔
13. نور بخش، سید محمد، مکارم الاخلاق، اردو ترجمہ: علی محمد ہادی شگری، تصوف ویلفیئر سوسائٹی گلاب پور شگر، ۱۹۹۴ء۔
14. [www.blib.ir](http://www.blib.ir)
15. [www.ical.ir](http://www.ical.ir)
16. [www.malekmuseum.org](http://www.malekmuseum.org)
17. [www.maryamsedighi.blogfa.com](http://www.maryamsedighi.blogfa.com)
18. [www.noorbakhshia.com](http://www.noorbakhshia.com)

مزید علمی و تحقیقی کتابوں اور مضامین کے لئے وزٹ کیجئے:

[www.noorbakhshia.com](http://www.noorbakhshia.com)